اس سے یہ مفہوم لینا قطعاً درست نہیں کہ عصری علوم اور مادی ترقی کے میدان میں ہم دوسری قوموں سے پیچھے رہیں اور ان چیزوں کی قدر و قیمت کے منکر رہیں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ ایک مسلمان قوم کے لئے یہ مادی چیزیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ اساس یعنی ایمان اور عمل صالح ان سب پر مقدم ہے۔ جب اساس مضبوط ہو تو استادہ عمارت بھی مضبوط ہو گی۔ اس طرح مادی ترقی کے وہ تمام ذرائع کام میں لائے جا سکتے ہیں اور لانا چاہیے جو اس بنیاد کے ساتھ میل جول رکھتا ہو۔ لیکن اگر وہی مضمحل ہو، دل میں اس کی جڑیں کمزور ہوں اور زندگی پر اس کی گرفت ڈھیلی ہو تو انفرادی اور اجتماعی دونوں اعتبار سے اہل وطن کے کردار و گفتار کا بگڑ جانا، معاملات کی خرابی اور قوتوں کا منتشر ہونا اور بین الأقوامی اعتبار سے اس ملک کی ساکھ کمزور ہونا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً کسی دوسرے ملک کے لئے اس پر جارحانہ اقدام کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس دوران گریجویشن، مادی اسباب کی بہتات اور ظاہری چمک دمک کچھ کام نہیں آتی۔

قرآن کہتا ہے ﴿وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۝﴾ (آل عمران:۱۳۹) یعنی غلبہ پانے کا واحد دارومدار ایمان پر ہے اور جو لوگ اچھے اعمال کرینگے ان کو زمین کی خلافت ضرور ملے گی۔ ارشاد باری تعالی ہے ﴿إِنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ۝﴾ (الأنبياء:۱۰۵) جو شخص ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا مالک ہو، اس کے اعمال نفسانی آلودگیوں سے پاک ہوں اللہ کے مقررہ قانون کی ٹھیک ٹھاک پیروی کرتا ہو، تو لوگوں کے دلوں میں خود بخود اس کی محبت پیدا ہو گی۔ نگاہوں میں اس کی وقعت ہو گی اور ہر ایک کو اس پر اعتماد ہو گا۔ دوست تو دوست، دشمن بھی اس کی گفتار کی صداقت، کردار کی شرافت اور حکومت کی عدالت و دیانت پر بھروسہ کر سکے۔

سود خوری اور اس کے مضر اثرات

عنایت اللہ صدیقی ۔ غواڑیوی

سود کھانا، سود کا لین دین کرنا اللہ تعالی کے نزدیک بد ترین گناہ کبیرہ ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے ﴿اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَايَقُوْمُوْنَ إِلاَّ كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوْا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهٰى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۞ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لاَ يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيْمٍ ۞﴾ (البقرة: ٢٧٥۔٢٧٦) ''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) ایسے اٹھیں گے جیسے بھوت نے چھو کر انہیں مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔ ان کی یہ ابتر حالت اس لئے ہوگی کہ وہ کہا کرتے تھے کہ تجارت اور سود ایک جیسے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالی نے تجارت کو جائز کیا اور سود کو حرام ٹھرایا۔ چنانچہ جس کے پاس ہدایت و نصیحت پہنچ گئی اور وہ سود خوری سے باز رہا تو جو کچھ اسے پہلے وصول ہوا، اس کے لئے معاف ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو لوگ (نصیحت ٹھکرا کر) دوبارہ سود لیں تو یہی لوگ آتش دوزخ والے ہونگے اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالی سود کو ہمیشہ گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالی ناشکرے اور بدکار کو پسند نہیں فرماتا''

سود کھانے والا، کھلانے والا، اور اس کا لکھنے والا، سودی کاروبار کرنیوالا، گواہی دینے والا سب کے سب ملعون ہیں۔ ان تمام پر پیغمبر اسلام ﷺ کی زبان مبارک سے لعنت پڑ چکی ہے۔ نیز جس بستی میں سود خوری اور زناکاری کے جرائم عام ہونگے، اس بستی میں غربت، ناداری اور مختلف قسم کے وبائی امراض کی بھرمار ہوگی، مال و دولت برباد ہوگی، برکتیں اٹھ جائیں گی۔ اللہ تعالی نے سود خوروں کو جہنم کی وعید سنائی ہے اور جو لوگ اسی پر اصرار کریں اور توبہ نہ کریں تو اللہ تعالی نے ان کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے۔ اللہ تعالی سورۃ البقرۃ میں مزید فرماتا ہے ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰوا إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُوْسُ أَمْوَالِكُمْ لَاتَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ۞﴾ (البقرة/ ٢٧٨۔٢٧٩) ''مسلمانو! تم اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اور سود کا بقایا چھوڑ دو اگر تم مؤمن ہوں۔ پھر اگر ایسا نہ کروگے (یعنی سود لیتے رہو گے) تو اللہ

تعالی اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کیلئے تیار ہو جاؤ، اگر باز آؤ گے تو تمھارے اصل زر تمہیں مل جائیں گے، نہ تم کسی پر ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم ہو گا''۔

سود خوری سے لالچ، ہوس پرستی، بخل، خود غرضی اور انانیت کے جراثیم پروان چڑھتے ہیں۔ انسانی شرافت اور اعلی اسلامی اخلاق بُری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ انسان اللہ واحد قہار اور اس کے محبوب پیغمبر ﷺ کے خلاف اعلان جنگ کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

سودی لین دین سے فرد اور معاشرے کا ضمیر مردہ ہو جاتا ہے۔ اخلاق بگڑ جاتے ہیں، معاشرے میں بھائی چارے کی فضا مفقود ہو جاتی ہے۔ باہمی تعاون اور ایک دوسرے کی محبت وہمدردی ختم ہو جاتی ہے۔ حرص، بخل اور ایک دوسرے سے چھین جھپٹ کے حیوانی اقدار غالب آجاتے ہیں۔ معاشرے کی دیواریں ہل جاتی ہیں، اور انسانیت کی بنیاد میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔

موجودہ ترقی یافتہ زمانے میں سرمایہ کاری کا سارا دار ومدار سود پر ہی ہے۔ حتی کہ حکومتیں بھی اسی سودی کاروبار ہی کے ذریعے چلتی ہیں۔ اسی سے نشوونما اور افزائش کے بدترین بہروپ سامنے آجاتے ہیں۔ کیونکہ سود پر لئے گئے قرض سے ترقی اور بڑھوتری کی خام امیدیں باندھی جاتی ہیں۔ لیکن سود کی شرح میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے۔

آج وطن عزیز پاکستان ورلڈبنک، I.M.F جیسے مالیاتی اداروں کے سودی قرضوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ حتی کہ سود ادا کرنے کے لئے ہر سال نئے قرضے لینے پڑتے ہیں۔ پاکستان کا قومی بجٹ بھی انہی استعماری اداروں کے حکم سے ترتیب دیا جاتا ہے۔

آجکل یہ کہا جاتا ہے کہ سودی نظام کے علاوہ کسی اور نظام پر عالمی معیشت کا ڈھانچہ کھڑا ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک بدترین جھوٹ اور محض خرافات پر مبنی نظریہ ہے، جس میں محکمانہ طور پر سودی کاروبار کی بقا کے لئے جن ذرائع کو استعمال کیا جاتا ہے ان کو بہت بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ حالانکہ اگر نیت ہی درست ہو اور ملت اسلامیہ اگر تہہ دل سے تہیہ کرلے کہ وہ سودی کاروبار کرنے والی دنیا کی بڑی بڑی پارٹیوں اور ان کے سرغنوں سے آزادی حاصل کرلیں گے، اپنے لئے نیکی، خیر وبرکت کے حصول اور اخلاقی صفائی اور سماجی پاکی کا مصمم ارادہ کریں اور کوشش ومحنت کریں تو ان کے سامنے صالح وپاک صاف معاشی نظام کی راہیں کھلیں گی۔ اور یہ وہی شاہراہ ہے جس کو اللہ تعالی نے تمام انسانوں کے لئے پسند فرمایا ہے۔ اور اس کا قرار واقعی نفاذ ہو سکتا ہے، اس کے سائے میں قومی زندگی پروان چڑھ سکتی